السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی کتروانے والے کوامام بنانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کترواکر باریک کرادینے والے کوامام بنانا جائز نہیں ،احادیث صحیحہ سے ثابت یہ ہے کہ داڑھی کوبڑھنے اورزیادہ ہونے دیاجائے ۔آں حضرت ﷺ کا عمل بھی اسی پر تھا۔پس اس واجب کےتارک اورمرتکب معصیت کوقصداًامام نہیں بنانا چاہیے ۔اورجس شخص کی داڑھی ایک مشت سے زیادہ ہواوراتنی کتروائے کہ کترنے کے بعد بھی ایک مشت رہ جائے اگرچہ اتنا کتروانا بھی ظاراحادیث صحیحہ قولیہ کے خلاف ہے لیکن ایسے شخص کوامام بنانا جائز ہے۔داڑھی اتنی کتروانی کہ ایک مشت رہ جائے بعض صحابہ سےثابت ہے رواہ ابوداوَدکتاب الصوم ، باب القول عند الإفطار(2/765(2357) والنسائی من طریق مروان بن سالم : ''رأیت ابن عمر یقبض علی لحیته مازاد علی الكف ،، وأخرجہ ابن ابی شیبة(مصنف ابن ابی شیبة : 8/375)وابن سعد(طبقات ابن سعد : 4/178)ومحمد بن الحسن (موطامالک بروایة محمد(463)ص : 156).

وروی ابن أبی شیبة عن أبی ہریرة بحوه ، والجمع بین فعلہما وأحادیثہما فی إعفاء اللحیة وتکثیرہا وتوفیرہا، أن تحمل النہی علی الاستیصال أو ماقاربہ ،بخلاف الأخذالمذکور،ولاسیما أن الذی فعل ذلک ہوالذی رواہ ، ویقال إنہما کان یحملان الأمر باالإعفاء علی غیرالحالة التی تتشوہ فیہا الصورۃن بافراط طول شعراللحیة أوعرضہ.

(محدث دہلی ج :10ش :8،شوال 1361ھ نومبر1942ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر229

محدث فتویٰ